سوال

عقد نکاح کے ارکان اور اس کی شروط کیا ہیں ؟

جواب

الحمدللہ

اسلام میں عقد نکاح کے تین ارکان ہیں :

اول :

خاونداور بیوی کی موجودگی جن میں مانع نکاح نہ پایا جائے جو صحت نکاح میں مانع ہو مثلا نسب یا پھر رضاعت کی وجہ سے محرم وغیرہ ، اور اسی طرح مرد کافر ہو اور عورت مسلمان ہو ۔

دوم :

حصول ایجاب : ایجاب کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے اس طرح ادا ہوں کہ وہ خاوند کو یہ کہے کہ میں نے تیری شادی فلاں لڑکی سے کردی یا اسی طرح کے کوئی اور الفاظ ۔

سوم :

حصول قبول : قبولیت کے الفاظ خاوند یا پھر اس کے قائم مقام سے ادا ہوں مثلا وہ یہ کہے کہ میں نے قبول کیا یا اسی طرح کے کچھ اور الفاظ ۔

صحت نکاح کی شروط :

اول :

زوجین کی تعیین : چاہے یہ تعیین اشارہ یا نام یا پھر صفت بیان کرکے کی جائے ۔

دوم :

خاونداور بیوی کی دوسرے پر رضامندی :

کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ایم کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کیا جاسکتا ، اور کنواری عورت سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے گی ، صحابہ کرام کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کنواری) کی اجازت کس طرح ہوگی ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی خاموشی ہی اجازت ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4741) ۔

حدیث میں ایم کا لفظ استعمال ہوا ہے ایم اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے خاوند سے اس کی موت یا پھر طلاق کی وجہ سے علیحدہ ہو چکی ہو۔

اور تستامر کا معنی ہے کہ اس سے اجازت کی جائے گی جس میں اس کی جانب سے صراحب ہونا ضروری ہے ، ۔

اور کیف اذنھا : کا معنی ہے کہ کنواری کی اجازت کس طرح کیونکہ وہ تو شرماتی ہے ۔

سوم :

عورت کا نکاح اس کا ولی کرے : کیونکہ اللہ تعالی نے عورت کے نکاح میں ولی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے :

اور اپنے میں سے بے نکاح عورتوں اور مردوں کا نکاح کردو ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

(جس عورت نے بھی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے) سنن ترمذی حدیث نمبر (1021) اس کے علاوہ اور محدثین نے بھی اسے روایت کیا ہے یہ حدیث صحیح ہے ۔

چہارم :

عقد نکاح کے لیے گواہ : اس لیے کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا) رواہ الطبرانی ۔ دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (7558) ۔

اور نکاح کی تاکید اور اعلان بھی ہونا چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(نکاح کا اعلان کرو) مسند احمد ، صحیح الجامع میں اسے حسن قرار دیا گیا ہے دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (1072) ۔

ولی بننے کی شروط :

ولی میں مندرجہ ذیل شروط کا ہونا ضروری ہے :

1- عقل ۔ یعنی عقلمند ہو بے وقوف ولی نہیں بن سکتا ۔

2- بلوغت ۔ یعنی بالغ ہو بچہ نہ ہو

3- حریہ : یعنی آزاد ہو غلام نہ ہو ۔

4- دین ایک ہو ، اس لیے کافر کو مسلمان پر ولایت حاصل نہیں ہو سکتی ، اور اسی طرح مسلمان کسی کافر یا کافرہ کا ولی نہیں بن سکتا ۔

کافر مرد کو کافرہ عورت پر شادی کی ولایت مل سکتی ہے ، چاہے ان کا دین مختلف ہی ہو ، اور اسی طرح مرتد شخص کو بھی کسی پر ولایت نہیں حاصل ہو سکتی ۔

5- عدالۃ : یعنی عادل ہونا چاہیے یہ عدل فسق کے منافی ہے ، جو بعض علماء کے ہاں تو شرط ہے اور بعض علماء ظاہری طور پر ہی عادل ہونا شرط لگاتے ہیں ، اور کچھ علماء کہتے ہیں کہ اتنا ہی کافی ہے کہ جس کی شادی کا ولی بن رہا ہے اس کی مصلحت حاصل ہونا ہی کافی ہے ۔

6- ذکورۃ ۔ یعنی وہ مرد ہو ۔

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (کوئی عورت کسی عورت کی شادی نہ کرے ، اور نہ ہی کوئی عورت خود اپنی شادی خود کرے ، جو بھی اپنی شادی خود کرتی ہے وہ زانیہ ہوگی) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1782) دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (7298) ۔

7- رشد ، ایسی قدرت جس سے نکاح کی مصلحت اور کفو کی معرفت حاصل ہوتی ہے ۔

فقہاء کرام کے ہاں تو ترتیب ضروری ہے اس لیے ولی کے نہ ہونے یا اس کی نااہلی کی بنا پر یا پھر اس میں شروط نہ پائے جانے کی صورت میں قریبی ولی کو چھوڑ کر دور والے کو ولی بنانا جائز نہیں ۔

عورت کا ولی اس کا والد ہے اس کے بعد جس کے بارہ میں وہ وصیت کرے ، پھر اس کا دادا ، پڑدادا اور اس کے اوپر تک ، پھر اس کے بعد عورت کا بیٹا ، اور پھر پوتا اور اس سے نیچے تک ، پھر اس کے بعد عورت کا سگا بھائی ، پھر والد کی طرف سے بھائی ، پھر ان دونوں کے بیٹے ، پھر عورت کا سگا چچا ، پھر والد کی طرف سے چچا ، پھر چچا کے بیٹے ، پھر نسب کے لحاظ کے سے قریبی شخص جو عصبہ ہو ولی بنے گا جس طرح کہ وراثت میں ہے ، اور پھر جس کا کوئی ولی نہیں اس کا ولی مسلمان حکمران یا پھر اس کا قائم مقام قاضی ولی بنے گا ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

2127